Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات - ۲۵ - ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۱۷ احسان ۱۳۷۲ ہش، ۱۷ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۳۶

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"صلح سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفّار سے صلح کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب جنگ موقوف ہوئی تو مسلمانوں کے ساتھ کفّار کا میل جول ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقعہ مل گیا۔ پھر ان میں سے کئی سعید رُوحیں اسلام کے لئے تیار ہو گئیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۸۰)

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبّر سے بکلّی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۸۲)

ہمیں اپنی روحانی حیات کیلئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث۔

جہاں تک عبادت کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی نہ خواہش ہے اور نہ اسے اس کی کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے اربوں ارب مخلوقات کو ہر وقت اپنی عبادت۔ تسبیح اور تحمید میں لگایا ہوا ہے اس کی ہر مخلوق اس کے حکم کے مطابق اس کی عبادت اور اطاعت میں زندگی کے دن گزار رہی ہے۔ اس لئے اسے نہ تمہاری عبادت کی پرواہ ہے اور نہ اسے اس کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیں اپنی جسمانی اور روحانی حیات کیلئے اس کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت ہے۔

ہماری کتب میں ایک واقعہ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے۔ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارے۔ اور یہ سلسلہ تیس۳۰ سال تک چلا گیا۔ ان تیس سالوں میں میں نے دن کی گھڑیوں کو بھی عبادت میں گزارا اور رات کو بھی اسی کے لئے قیام کیا۔ میں نے اس کی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقّت میں ڈالا یعنی بہت کم ہی سویا اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی اور ہر قسم کی ریاضت کی۔ لیکن ان تیس سال کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود میرے سامنے آیا۔ اور اس نے مجھے کہا۔ اے ابو یزید! اللہ تعالیٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں۔ ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی اُن میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تم محض اپنے عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے (۔) اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو (۔) تمہیں اپنے اندر عاجزی، ذلّت، تواضع اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے کی زینت پیدا کرنی چاہیئے۔ تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کے حصول کے لئے بہرحال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہوگا اور (دین حق) کی اصطلاح کی رُو سے اخلاص کے لفظ کے معنی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کریں گے۔ محض اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں نہ اس کی رضا کی جنت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع میں ۴ ہزار بوسنین مسلمان شامل ہوئے

بڑی بہادر قوم ہے قربانیوں کا عزم رکھتی ہے: حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع

ربوہ: یکم جون - سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۴۔ ویں سالانہ اجتماع میں ۴۔ ہزار بوسنین مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ ان کی آمد ایک دردناک نظارہ تھا۔ بہت ہی مفلوک الحال تھے۔ لیکن بہت ہی بہادر قوم ہے۔ اپنا سب کچھ لُٹا کر آئے تھے۔ مگر مزید قربانیاں کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ جب انہیں کوئی امداد دی جاتی تو کہتے ہیں کہ ہمیں ہتھیار دو۔ مگر ہمارے پاس یہ ہتھیار نہیں ہیں لیکن ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ایک احمدی کی دعا ہے۔ آج احمدیوں کی دعا ان کے شاملِ حال نہ ہو تو ساری دنیا نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اہلِ بوسنیا کے کوائف اکٹھے کرنے کے بارے میں ہدایت کی گئی تھی جس پر پوری طرح عمل نہیں ہوا۔ سب جماعتیں جس طرح کہا گیا ہے بوسنیا کے مہاجروں کے کوائف اور اعداد و شمار جلد بھجوائیں۔

درخواست دُعا

محترم سید مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میں بیمار ہوں اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کے زیر علاج ہوں اب ان کے مشورہ کے مطابق چیک اپ کے لئے لاہور جانا ہے۔ جملہ بزرگان احباب اور بہنوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ احسان ۱۳۷۲ ہش ۱۷۔ جون ۱۹۹۳ء

خدا تعالیٰ کی پسند ناپسند

خدا تعالیٰ کی پسند اور ناپسند معلوم کرنے کا آسان طریق یہ ہے کہ ہر وہ بات جو اس کی مخلوق کو پسند ہو اور ان کے لئے مفید ہو اور جس کی وہ سچے دل سے تعریف کر سکیں وہی بات خدا تعالیٰ کو پسند ہے ۔ وہ بات جو مخلوق کو ناپسند ہو تکلیف دہ ہو اور ان کی زندگی کو پریشان کرنے والی ہو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو گی۔ مخلوق خدا اس کی عیال ہے اور انسانی فطرت بھی یہی ہے کہ جو جس کی عیال سے پیار کرے اس کے لئے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور انہیں پسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے۔

ناپسندیدہ باتوں پر عمل کرنے کے باوجود کوئی شخص یہ نہیں مانتا کہ وہ ایسا کرتا ہے ۔ مثلاً کوئی شخص یہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ وہ متکبّر ہے ۔ حالانکہ عین ممکن ہے کہ وہ خاصا متکبر ہو۔ اور دوسروں کے تکبر کو کوئی پسند نہیں کرتا جس سے یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے ۔ کہ تکبر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں ۔ اور متکبر سے وہ پیار نہیں کرتا ۔ نہ اسے پسند کرتا ہے اسی طرح خود پسندی ۔ خود نمائی ۔ دوسروں کی تحقیر و استہزا اور نخوت و خودسری بھی ایسی باتیں ہیں جن کا کوئی اعتراف نہیں کرتا ۔ ان پر عمل کرنے والا بھی انہیں برا سمجھتا ہے ۔ اور اپنے اوپر ان باتوں کا الزام لگنے سے گریز کرتا ہے۔

یہ ساری باتیں مخلوق خدا کی زندگی کو اجیرن کرنے والی ہیں۔ ان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں ۔ ایک کو دوسرے سے الگ کرتی ہیں اور اس طرح الگ کرتی ہیں کہ نفرت بڑھتی ہے ۔ بھلا جو شخص دوسروں کی تحقیر کرے گا اسے کس طرح پسند کیا جائے گا ۔ جو دوسروں سے استہزا کرتا ہے اس کے قریب کون آئے گا۔

پس خدا تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کا آسان طریق یہ ہے کہ جو باتیں مخلوق خدا کو راحت پہنچاتی ہیں ان کے لئے مفید ہیں۔ ان کو آپس میں ملاتی ہیں ۔ اور ان کی زندگی میں اچھائی اور ترقی کی راہیں کھولتی ہیں ۔ وہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ۔ اور ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر قدم پر اس کی پسند و ناپسند کو مدنظر رکھیں ۔ اس کی رضا کے مطابق زندگی گذاریں اور اس کا قرب حاصل کریں۔

سعیٔ مشکور کی ملی یہ داد
اُن کو آئی پسند ہر اک بات
ہم نے تاریخ کو کیا زندہ
ہم نے لکھے ہیں خون سے حالات

ـــــــ ابوالاقبال

○

لئے پھرتی ہے کس کی یاد مجھے
شب گزاروں میں صبح خیزوں میں
کس کے قدموں کی چاپ سنتا ہوں
خاکِ ربوہ کے سنگریزوں میں

چاندنی میں کہیں کہیں جس وقت
جھلملاتے ہیں آسماں پہ نجوم
مَیں نے دیکھے ہیں ان چٹانوں پر
پَر سمیٹے ملائکہ کے ہجوم!

بَیت دَر بَیت کچھ فرشتے ہیں
کچھ ہیں مردانِ حق کے ڈیروں پر
کچھ محافظ ہیں رہگذاروں کے
پہرہ دیتے ہیں کچھ منڈیروں پر

خاکِ ربوہ کا ہو بھلا کہ یہاں
رُوح کو ہے قرار سجدوں میں
ایک سجدے میں ہے جو لُطف و کرم
کب مِلا تھا ہزار سجدوں میں

عِلم و فن کے عروج کے باوصف
لوگ دنیا کے نیم انساں ہیں
خاکِ ربوہ کے ان گھروندوں میں
کیسے کیسے عظیم انساں ہیں

آج دنیا میں جن کی ہستی سے
نور افشاں نیا سویرا ہے
شاد باد اے چناب کے ساحل
تیرے دامن میں اُن کا ڈیرا ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

تو کشی از پیش خود تصویرِ اُو
خالقِ اُو مے شوی اے تیرہ خُو

تُو اپنی طرف سے اس کی تصویر کھینچتا ہے اور اے بد باطن آپ اُس کا خالق بنتا ہے

آنکہ خود از کارِ خود جلوہ نما است
آں خدا نے آنکہ خود از دستِ ماست

وہ جو اپنے فعل سے اپنا جلوہ دکھا رہا ہے خدا وہ ہے نہ کہ وہ جسے ہمارے ہاتھوں نے بنایا ہے

اے ستمگر ایں ہماں مولائے ماست
آں کہ قرآں مادحِ او جا بجا است

اے ظالم ہمارا مولا وہی ہے جس کی تعریف قرآن نے جا بجا کی ہے

ہر چہ قرآں گفت مے گوید سما
چشم بکشا تا بہ بینی ایں ضیا

جو کچھ قرآن نے کہا وہی آسمان بھی کہتا ہے آنکھ کھول تاکہ تُو اس روشنی کو دیکھے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

عام طور پر انسان اپنی خواہشات کے مطابق خدا کا تصور اپنے دل میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چونکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسی اس کی اپنی مرضی ہو اسی طرح خدا بھی اس سے پیش آئے۔ اس طرح وہ خدا کے تصور کو خود تخلیق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس طرح وہ خدا کی مخلوق بننے کی بجائے خدا کا خالق بننے کی کوشش کرتا ہے یعنی خدا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتا ہے۔ حالانکہ یہ انتہائی غلط بات ہے اور جو بھی ایسا کرتا ہے وہ بد باطن کہلانے کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر اسے پہچاننا ہو تو اپنی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ اس کو ان باتوں کے مطابق اسے پہچاننا چاہیئے جو اس کے کام ہیں وہی ہماری رہنمائی کریں کہ خدا کیسا ہے۔ ہمیں اپنے ہاتھوں سے خدا کو بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا بنایا ہوا خدا کسی صورت میں بھی خدا کہلانے کا حقدار نہیں۔ خدا تو وہی ہے جو اپنے آپ کو اپنے کاموں سے ظاہر کرتا ہے اور انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کاموں کو دیکھ کر اسے پہچانے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے جس طرح اس کی تعریف کی ہے وہی دراصل خدا کی پہچان ہے فرماتے ہیں کہ اے ظالم ہمارا خدا تو وہی ہے یعنی ہم خدا کو اپنے تصورات میں نہیں ڈھالتے بلکہ جو کچھ خود اس نے کہا ہے اس کے مطابق اسے پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ اس نے کہا ہے وہ اس وقت مستند طور پر قرآن مجید میں موجود ہے اور نہ صرف یہ باتیں کہی گئی ہیں بلکہ ان کے مطابق ساری دنیا میں اس کے کام بکھرے پڑے ہیں جو کچھ قرآن کریم نے کہا ہے وہی آسمان کہتا ہے۔ آسمان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بالکل ویسے ہی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اسے پیش کیا گیا ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کو پہچاننا چاہتا ہے تو اس روشنی کی طرف دیکھے جو خدا تعالیٰ کے کاموں سے وجود میں آتی ہے۔ یہی روشنی تیری رہنمائی کرے گی کہ تیرا خدا کون ہے تیرا خالق کون ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے منہ کی کہی ہوئی باتیں اور اس کے کاموں سے اس کو پہچانیں اور اپنی زندگی کو اسی کی رضا کے مطابق گزاریں اے خدا تو ایسا ہی کر۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)۔

لجنہ کالم

یہ کالج (جامعہ نصرت) میں نے اس لئے کھولا ہے کہ اب دین اور دنیا کی تعلیم چونکہ مشترک ہو سکتی ہے اس لئے اسے مشترک کر دیا جائے اس کالج میں پڑھنے والی دو قسم کی لڑکیاں ہو سکتی ہیں۔ کچھ تو وہ ہونگی جن کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیوی کام کریں اور کچھ وہ ہونگی جن کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دین کی خدمت کریں۔ میں دونوں سے کہتا ہوں کہ دینی خدمت بھی دنیا سے الگ نہیں ہو سکتی اور دنیا کے کام بھی دین سے الگ نہیں ہو سکتے۔ دین حق نام ہے خدا تعالیٰ کی محبت اور بنی نوع انسان کی خدمت کا اور بنی نوع انسان کی خدمت ایک دنیوی چیز ہے پس جب دین حق دونوں چیزوں کا نام ہے اور جب وہ لڑکی جو اس لئے پڑھتی ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیا کا کام کرے اور وہ لڑکی جو اس لئے پڑھتی ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دین کا کام کرے دونوں اپنے آپ کو دین حق کی پیروکار کہتی ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ جو لڑکی اس لئے پڑھتی ہے کہ وہ دنیا کا کام کرے اسے معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کرنا بھی دین کا حصہ ہے اور جو لڑکی اس لئے پڑھتی ہے کہ وہ دین کا کام کرے اسے معلوم ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا بھی دین کا حصہ ہے پس دونوں کا مقصد مشترک ہو گیا۔ جو دینی خدمت کی طرف جانے والی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا بھی دین کا ہی حصہ ہے۔ دین کا معنی صرف اللہ پاک ہے اللہ پاک ہے کہنے کیلئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے اور ان کے دکھ درد کو دور کرنے میں حصہ لینے کے بھی ہیں اور جو لڑکیاں دنیا کا کام کرنا چاہتی ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ دین حق نے خدا تعالیٰ کی محبت پر بھی زور دیا ہے پس انہیں دنیوی کاموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی محبت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اس کی محبت اپنے دلوں میں زیادہ سے زیادہ پیدا کرتے چلے جانا چاہیئے اور چونکہ دونوں قسم کی لڑکیاں درحقیقت ایک ہی مقصد اپنے سامنے رکھتی ہیں اس لئے جو اختلاف تمہیں اپنے اندر نظر آ سکتا تھا وہ نہ رہا اور تم سب کا ایک ہی مقصد اور ایک ہی مدعا ہو گیا۔ پس یہ مقصد ہے جو تمہارے سامنے ہوگا اور اس مقصد کے لئے تمہیں دینی روح بھی اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ بھی اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے تاکہ وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے تم اس کالج میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آئی ہو۔ دوسرے کالجوں میں پڑھنے والی لڑکیاں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو بھلا کر دنیوی کاموں میں ہی منہمک ہو جائیں لیکن چونکہ یہ کالج احمدیہ کالج ہے اس لئے تمہارا فرض ہوگا کہ تم دونوں دامنوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو اگر ایک دامن بھی تمہارے ہاتھ سے چھٹ جاتا ہے تو تم اس مقصد کو پورا نہیں کر سکتیں جو تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اور جس کے پورا کرنے کا تم نے اقرار کیا ہے پس ان ہدایات کے ساتھ میں احمدیہ زنانہ کالج کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو اس کالج میں پڑھانے والی ہونگی۔ وہ بھی اس بات کو مدنظر رکھ کر پڑھائیں گی کہ طالبات کے اندر ایسی آگ پیدا کی جائے جو ان کو پارہ کی طرح ہر وقت بے قرار اور مضطرب رکھے۔ جس طرح پارہ ایک جگہ پر نہیں ٹکتا بلکہ وہ ہر آن اپنے اندر ایک اضطرابی کیفیت رکھتا ہے اسی طرح تمہارے اندر وہ سیماب کی طرح تڑپنے والا دل ہونا چاہیئے جو اس وقت تک تمہیں چین نہ لینے دے جب تک تم احمدیت کی حقیقی روح کو دنیا میں قائم نہ کر دو اسی طرح پروفیسر(وں) کے اندر بھی یہ جذبہ ہونا چاہیئے کہ وہ صحیح طور پر تعلیم دیں۔ اخلاق فاضلہ سکھائیں اور سچائی کی اہمیت تم پر روشن کریں۔ تمہیں برا تو لگے گا مگر واقعہ یہی ہے کہ عورت سچ بہت کم بولتی ہے اس کے نزدیک اپنے خاوند کو خوش کرنے کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے اور سچائی کی کم۔ جب اسے پتہ لگتا ہے کہ فلاں بات کے معلوم ہونے پر میرا خاوند ناراض ہوگا۔ تو بھی اس معاملے میں جھوٹ ہی بولتی

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ____ لون سین

افغان کابینہ

ایک عرصے سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ افغانستان کی حکومت کابینہ کی تشکیل دے سکے۔ گلبدین حکمت یار کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ مسعود کو ان کا موجودہ عہدہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور اسلئے کابینہ تشکیل نہیں پا رہی تھی۔ لیکن جلال آباد کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو گیا کہ کس کس شخص کو کون کون سی وزارت دی جائے گی۔ چنانچہ گذشتہ روز حکمت یار نے کہا ہے کہ اب ہم کیبنٹ کی میٹنگ بلائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ وزراء کی اکثریت اس میں شرکت کرے گی۔ لیکن جب میٹنگ بلائی گئی تو بتایا جاتا ہے کہ صرف دو وزیر اس میٹنگ میں شامل ہوئے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ باقی وزراء میں سے اکثریت پشاور میں ہے۔ اور چونکہ وہ اس وقت افغانستان میں نہیں ہیں اسلئے وہ میٹنگ میں شامل نہیں ہو سکے۔ کہا تو انہوں نے یہ تھا کہ وہ چاراسیاب میں اس میٹنگ کے لئے پہنچ جائیں گے لیکن ایسا ممکن نہیں ہو سکا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک لمبے عرصے تک مختلف دھڑوں نے اپنی اپنی جگہ پر کام کیا ہے۔ اور کئی مواقع پر ان کے آپس میں جھگڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض نے کابل کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لئے کابل پر راکٹ بھی برسائے اور خاصی تعداد میں لوگ مارے گئے۔ پشاور میں یا اسلام آباد میں جو معاہدہ ہوا۔ اسکی بھی خوب دھجیاں اڑائی گئیں اب جلال آباد کے معاہدے کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اسلام آباد معاہدے ہی کا تسلسل ہے۔ لیکن اس معاہدے کے باوجود کابل پر راکٹ گرائے گئے اور پھر کئی لوگ زخمی ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ کابل چھوڑ کر دوسری جگہوں پر جا رہے ہیں۔ اگر یہی حالات رہے تو ایک لمبے عرصے تک افغانستان میں کوئی حکومت مستحکم نہیں ہو سکے گی جس کا نقصان نہ صرف افغانستان کو ہے بلکہ ارد گرد کے ممالک بھی اس کے نقصانات سے بچ نہیں سکیں گے۔ گذشتہ روز روس کے وزیر خارجہ نے کابل کی حکومت کو متنبہ کیا تھا کہ اگر تاجکستان کی سرحد پر لٹیروں کی کارروائیاں ختم نہ ہوئیں۔ تو اس کا امکان ہے کہ روسی فوج مداخلت کرے اور خود روکنے کی کوشش کرے۔ کہا جاتا ہے کہ اس سرحد پر بعض روسی فوجی ہلاک کر دئیے گئے تھے۔

کشمیری سکولوں کی امداد

برطانوی وزیر برائے بہبود ممالک غیر نے اس بات سے اتفاق کر لیا ہے کہ لیبر رکن پارلیمنٹ مسٹر ٹام کاکس کی اس تجویز پر عمل کیا جائے کہ جو سکول آزاد کشمیر میں مہاجر کیمپوں میں قائم کئے گئے ہیں وہاں سکولوں کی حد تک کشمیریوں کی مدد کی جائے۔ مسٹر ٹام نے وزیر موصوف کو ایک یادداشت بھیجی تھی اور یہ انہوں نے اس وقت کیا تھا جب وہ آزاد کشمیر کے چار مہاجر کیمپوں کا دورہ کر کے واپس گئے تھے۔ ان کے ساتھ یورو پین پارلیمنٹ کی ایک لیبر ممبر مس انیتا پلاک بھی تھیں یہ لوگ بعض ایسے افراد سے ملے تھے جو ہندوستانی مظالم کا شکار ہوئے تھے۔ دونوں سکولوں کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوئے اور خاص طور پر یہ بات دیکھ کر کہ سہولتیں میسر نہ ہونے کے باوجود مہاجرین کیمپوں میں سکول نہایت اچھی طرح جاری تھے۔ مسٹر کاکس نے وزیر موصوف سے کہا کہ وہ ان لوگوں کی تعلیم کے لئے فنڈ مخصوص کریں۔ یہ وزیر خاتون ہیں انہوں نے یہ بات واضح کی ہے کہ ان کیمپوں میں کسی بھی مدد کے لئے پاکستان کی طرف سے اپیل آنی چاہیے کیونکہ اس علاقے کو یعنی آزاد کشمیر کو ایک آزاد ریاست تسلیم نہیں کرتا۔ وہ از خود انڈی پنڈنٹ تو ہے لیکن پاکستان کا اس پر مضبوط کنٹرول ہے وہاں مسلح افواج بھی پاکستان ہی کی طرف سے متعین کی گئی ہیں۔ البتہ انہوں نے کہا کہ اصولی طور پر مسٹر کاکس کی تجویز سے اتفاق کئے جانے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

صومالیہ

صومالیہ میں جو ۲۲ پاکستانی فوجی قیام امن کے سلسلے میں مارے گئے ہیں ان کے متعلق سیکورٹی کونسل نے ایک قرارداد پیش کی ہے جس میں اس واقعہ کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں انہیں گرفتار کیا جائے حراست میں رکھا جائے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ اور انہیں سزا دی جائے۔

اس ریزولیوشن کے متعلق پاکستان نے اپنی تسلی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بالکل وہی بات ہے جو ہم چاہتے تھے کیونکہ اس میں عملی اقدام کا ذکر ہے۔ اگر صرف مذمت کی جاتی تو وہ پاکستان کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی۔ پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے ایک روزہ اجلاس کے بعد رپورٹروں سے کہا کہ جو متن تیار کیا گیا ہے یہ ہمارے لئے تسلی بخش ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قرارداد نہایت اہم ہے اس ریزولیوشن کو متفقہ طور پر سیکورٹی کونسل کے ۱۵ افراد نے منظور کیا اور اس کے بعد پاکستانی فوجیوں کی بہادری اور ان کے حوصلہ مندانہ کام کی بہت تعریف کی گئی۔ اور کہا گیا کہ یہ حقیقت میں پیشہ ور سپاہی ہیں اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ اسی سلسلے میں سیکورٹی کونسل کے اراکین نے پاکستانی حکومت کی بھی تعریف کی کہ اس واقعہ کے باوجود وہ

باقی ص ۷ پر

آپ کا خط ملا

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں:

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ میں بعض اوقات سوچتی ہوں کہ میں جو کچھ سوچتی ہوں کاش وہ اسی طرح لکھ سکوں لیکن نہیں لکھ پاتی۔ آپ کو یہ ملکہ حاصل ہے کہ آپ جو کچھ سوچتے ہیں وہ لکھ پاتے ہیں بلکہ لکھ لیتے ہیں۔ بلکہ وہ تک لکھ لیتے ہیں جو ہم سب سوچتے ہیں۔

۵ جون کے الفضل میں ایک چھوٹی سی بات کے ضمن میں ایک تحریر میری شائع ہوئی تھی اسی روز ایک ہمشیرہ کا ربوہ سے فون آیا۔ انہوں نے کہا آپ نے سب ٹھیک لکھا ہے لیکن برا نہ مانیں تو یہ عرض کروں کہ آخر میں آپ نے جو لکھا "بعض دفعہ تجربہ کی بناء پر بڑے کسی کو کوئی چیز دینا نہیں چاہتے اور کہہ دیتے ہیں یاد نہیں کہاں رکھی ہے ایسے موقع پر بھی بچے جھٹ وہ چیز لا کر دے دیتے ہیں کہ یہ رکھی ہے۔ بچوں کو ایسا بھی نہیں کرنا چاہیئے" یہ غلط ہے کیا اس سے بچوں کو جھوٹ بولنے کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔

اس وقت زبانی بات فون پر ہو رہی تھی میں نے انہیں مثال دے کر سمجھایا اور وعدہ کیا کہ میں اس بارہ میں وضاحت لکھوں گی۔ سو اس بارہ میں تفصیل لکھ رہی ہوں۔

بعض اوقات ہمارے پاس کوئی شخص امانتاً کوئی چیز رکھوا دیتا ہے۔ مثلاً پیسے۔ زیور۔ کتاب۔ پین وغیرہ کوئی بھی چیز۔ اور کہہ دیتا ہے کسی کو بتائیے گا نہیں یہ اپنے پاس رکھیں۔ اب امانت دار کے لئے اول تو اس بات کو نبھانا ہی بہت مشکل ہے کہ کسی کو نہ بتلائے اور امانت کی حفاظت بھی کرے۔ اسی دوران کوئی ایسا دوسرا شخص آپ کے پاس آجاتا ہے۔ جو پیسے زیور۔ کتاب پین یا کوئی سویٹر۔ شال آپ سے عاریتاً مانگتا ہے۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہیں تجربہ کی بناء پر کہ وہ شخص وعدہ خلافی کرے گا۔ وقت پر واپس دینے والوں یا سنبھال کر چیز رکھنے والوں میں سے نہیں ہے۔ ایسے وقت کوئی بہانہ بنانا۔ جھوٹ بولنے میں شمار ہو سکتا ہے۔ لیکن بعد کی بدنامی اور مشکل کے پیش نظر یہ کہہ دیا جائے کہ "یاد نہیں کہاں رکھی ہے"۔ میرے خیال میں یہ جھوٹ سکھانے والی بات نہیں۔ یہ تو نہیں کہا کہ میرے پاس نہیں ہے۔ بہر حال ہمارے بچے جانتے ہیں کہ والدین جھوٹ نہیں بولتے اور انہیں بھی ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ بچے کو بعد میں آرام سے سمجھایا جا سکتا ہے کہ بھئی وہ چیز امانت تھی اور امانت دار نے منع بھی کیا ہوا تھا کہ کسی سے تبلائیے گا نہیں کہ ان کی فلاں چیز آپ کے پاس امانت ہے۔

بہر حال اگر کہیں لکھنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہے تو معذرت کرتی ہوں۔ دراصل بات سمجھانا مقصود تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اپنے ملک سے الگ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور یہ بات ان کے بہت اعلیٰ کردار کی طرف اشارہ کرتی ہے اور ہیں یا غلط فرقے اور علاقائی گروپ میں ہیں۔ اگر اور کوئی بات کارگر ثابت نہ ہو تو کسی شخص کے متعلق یہ بھی

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

Salam: excluding our best

Dr. Abdus Salam, the renowned Pakistani physicist, has been reported as having fallen victim to a neurological disorder. Confined to a wheel-chair, he continues to reside in Italy, broken, dispirited and well away from the nation that chose to make him a target of its bigotry and indifference. Here is a man who is regarded as one of the finest scientific minds that the current century has seen. His contribution, as one of the unifiers of the seemingly different fundamental forces of the universe, has guaranteed him a place of honour in the annals of modern science. Apart from the Nobel Prize, which he received in 1979, Salam has won about 20 international awards for his outstanding work. But, while playing his remarkable role on the stage of world science, Salam has remained deeply conscious of his roots, forever endeavouring to help his country in some way or the other. Decades ago, he was instrumental in the setting up of PINSTECH as a high-quality research institute, and the space agency SUPARCO. He has continued, right up to the present, to help bright but needy science students from Pakistan with his Nobel Prize money and, in order to encourage research, instituted an annually awarded prize for outstanding work. For many years now his International Centre for Theoretical Physics (ICTP) has played host to scientists from all over the world; and those from Pakistan, if anything, have been known to receive preferential treatment.

Our gratitude to this man must surely be informed by a profound sense of shame. Instead of taking pride in his phenomenal achievements and acknowledging his services to the cause of the advancement of science in our country, we categorised him as a non-Muslim 'Ahmadi', pushing him into turn his back on us.

That, even after settling down elsewhere and getting international recognition, he refused to do so, says as much for him as it does for us. And the blame for this travesty cannot be laid at the door only of a couple of politico-religious groupings which remained in the vanguard of the campaign against him and ensured, among other things, that he was not allowed to have any meaningful input in the country's science policy. Others are equally to be blamed for the politics of expediency and for not having the moral fibre and courage to take a position on his behalf. The truth of the matter is that we have made exclusivity into a fine art. As knaves and mediocrities reign supreme, the best are often designated as belonging to the wrong religion, sect or ethnic group. If all else fails, a person can be declared as being against the ideology of Pakistan, and then dispensed with accordingly. Whatever else such an approach may imply, it is most certainly not a recipe for a pluralist and dynamic society or a modern and strong state.

THE FRONTIER POST *Sunday May 16, 1993*

فرنٹیئر پوسٹ

۱۶۔ مئی ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ اپنے ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک اداریہ میں کہتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام جو مشہور پاکستانی ماہر فزکس ہیں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ایک نیورولاجیکل بیماری میں مبتلا ہیں۔ ایک وہیل چیئر پر بیٹھے ہیں اور اٹلی میں رہتے ہیں دل شکستہ اور اپنی قوم سے بہت دور۔ وہ قوم جس نے انہیں اپنے تعصب کا نشانہ بنایا اور غفلت کا بھی۔ یہ وہ شخص ہے جو دنیا کا بہترین سائنسی دماغ مانا جاتا ہے ان لوگوں کے بہترین دماغوں میں شامل ہے جو اس صدی نے پیدا کئے ہیں۔ آپ نے جو کام کیا ہے اس کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ کون و مکان کے بظاہر مختلف بنیادی عناصر کو اکٹھا کرنے کی کوشش ہے اور اس کام نے آپ کے لئے موجودہ سائنس کی تاریخ میں ایک عزت کا مقام پیدا کر دیا ہے۔ نوبل پرائز کے حصول کے علاوہ جو آپ کو ۱۹۷۹ء میں ملا ڈاکٹر سلام صاحب نے تقریباً بیس دیگر عالمی اعزاز اپنے نمایاں کام کے سلسلے میں حاصل کئے ہیں۔ آپ دنیا بھر میں سائنس کے میدان میں نہایت نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ لیکن آپ کو ہمیشہ اپنی جڑوں کا خیال رہا ہے اور اپنے ملک کی مختلف طریق سے مدد کرتے رہتے ہیں۔ چاہے وہ کسی طرح ہی کی جائے۔ دسیوں سال پہلے۔ آپ نے پاکستان میں ایک اعلیٰ تحقیقی ادارہ کے قیام میں مدد دی اور اسی طرح سپارکو میں بھی جو سپیس کی ایجنسی ہے وہ اب تک مسلسل ذہین لیکن ضرورت مند سائنس کے پاکستانی طلبا کو مدد دے رہے ہیں اور یہ مدد وہ اپنے نوبل پرائز کی رقم سے دیتے ہیں۔ اور تحقیقات کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ نے ایک سالانہ ایوارڈ قائم کیا ہوا ہے جو نمایاں کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے۔ آج سے کئی سال پہلے سے لے کر اب تک انٹرنیشنل سنٹر فار تھیورٹیکل فزکس (آئی سی ٹی پی) نے تمام دنیا کے سائنسدانوں کی میزبانی کا کردار ادا کیا ہے اور ان میں پاکستانی بھی شامل ہیں اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ پاکستانیوں کو خاص طور پر ترجیح دی جاتی ہے۔

ہمیں تو اس شخص کا انتہائی طور پر شکر گذار ہونا چاہئے تھا لیکن ہم اس سلسلے میں بہت زیادہ ندامت محسوس کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم ان کی انتہائی اعلیٰ قسم کی کامیابیوں پر فخر محسوس کرتے اور ان کی ان خدمات کو جو وہ ہمارے ملک میں سائنس کے فروغ کے لئے سرانجام دیتے ہیں ان کی پذیرائی کرتے ہم نے انہیں نان مسلم احمدی کہہ دیا۔ اور اس طرح انہیں اس بات کی طرف دھکیلا کہ وہ ہماری طرف پشت کر لیں۔ اگرچہ وہ کسی اور ملک میں رہتے ہیں اور وہاں انہیں عالمی طور پر تسلیم بھی کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ ہمارے متعلق بھی بہت کچھ کہتی ہے۔

اس ساری بات کا الزام صرف ان چند سیاسی مذہبی گروہوں پر نہیں لگایا جاسکتا جو ان کی مخالفت کی مہم میں پیش پیش رہے ہیں اور جنہوں نے اس بات کو یقینی بناتے کی کوشش کی ہے کہ انہیں اپنے ملک کی سائنس پالیسی میں کوئی کردار نہ ادا کرنے دیا جائے۔ دوسرے لوگ بھی برابر کے ذمہ دار ہیں وہ برابر کے مورد الزام ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مفاد کی سیاست کی ہے۔ اور انہوں نے ایسے حوصلے کا اظہار نہیں کیا کہ ان کے متعلق کوئی اچھی بات کہہ سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کسی کو الگ تھلگ کرنے کو ایک فائن آرٹ بنا لیا ہے چونکہ صاحب اقتدار لوگ معمولی ذہانت کے لوگ ہیں۔ ان میں سے زیادہ جو بہترین دماغوں کے لوگ ہیں ان کے متعلق بعض اوقات کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ غلط مذہب سے تعلق رکھتے کہا جاسکتا ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کے خلاف ہے اور اس طرح اس سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اور تو جو کچھ بھی کہا جائے لیکن یہ رویہ ایک ایسا نسخہ نہیں ہے جہاں پر مختلف الخیال اور ترقی کرنیوالی سوسائٹی موجود ہو۔ یا جدید سوسائٹی اور مضبوط ریاست۔

عبادتوں کو قائم کریں

عبادت تو کسی صورت میں ٹل نہیں سکتی۔ عبادت کو اچھا کرنے کے لئے آپکو اچھا بننا پڑتا ہے۔ لیکن اگر اچھا نہ بھی بن سکیں تب بھی عبادت لازم ہے وہ تو کسی حالت میں نہیں ٹلے گی۔ پس عبادتوں کو قائم کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ امتیاز راجیکی

محترمہ عزیز بخت صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

قصے کہانیوں کے سات سمندر پار مگر آج کے دور کی چند گھنٹوں کی مسافت اور آنکھ جھپکنے کی ملاقات کے فاصلے پر فلاڈلفیا (امریکہ) کے نواح میں الفضل کے تازہ شمارے ملتے ہیں تو صبح نو کی تراوت، تازگی اور ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے! گویا روح کی سرشاری کے لئے مژدہ جانفزا موصول ہو گیا ہو۔ الفضل کے اس حسن و حلاوت کا ربوہ میں رہتے ہوئے احساس نہیں ہوتا تھا کہ شاید وہاں ہر شے پر "الفضل" تھا۔ مگر یہاں مغرب کے اس ظلمت کدہ حرص و ہوا اور مادہ پرستی کی تیرگی میں نور کی یہ ننھی سی کرن بھی غنیمت ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں اچانک کہیں سے جگنو نمودار ہو گیا ہو، یا تاریک رات میں کوئی ستارہ ٹمٹما اٹھا ہو۔ الفضل کے ذریعے جس روحانی اور علمی پیاس بجھانے کا انتظام ہے شاید میرے جیسا کم علم اس "سیرابی" کا پوری طرح متحمل نہ ہو سکے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ ملکی حالات سے واقفیت اور کرکٹ کے کھیل سے وابستگی کا ماسوا اس اخبار کے اب اور کوئی رابطہ نہیں۔ کرکٹ کی خبروں اور استاذ الاساتذہ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب کے دلچسپ مضامین بھولی بسری یادوں کو کریدتے رہتے ہیں۔ میاں صاحب محترم کی محبت اور توجہ نے جہاں اس عاجز کے سینے کو علم کے نور سے منور کیا وہاں آپ کے زیر سایہ کرکٹ کے میدان میں بھی کئی ہنگامہ خیز معرکوں سے پالا پڑا۔ اب کبھی کبھار اجتماعات پر آپ (نسیم سیفی) کے صاحبزادے اور اپنے ہم جماعت "دودی" سے ملاقات ہوتی ہے۔ تو ان گذرے ہوئے حسین لمحوں کی یادیں بڑا لطف دیتی ہیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالے نے گذشتہ چند خطابات میں احمدی خواتین کی خاموش قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا بڑے محبت بھرے رنگ میں تذکرہ فرمایا ہے۔ یہ واقعات تاریخ احمدیت کا قابل فخر سرمایہ اور زریں باب ہیں۔ یقیناً ایسی قربانیوں، دعاؤں اور عملی کوششوں کے ان گنت کارنامے ہوں گے۔ جنہوں نے گمنام سپاہی کی طرح تاریخ کے دھارے بدل دیئے۔ مگر انہیں سرانجام دینے والوں کی دھول سے بھی آج زمانہ واقف نہیں۔ ایسے وجودوں اور ان کے کارناموں کے پرچے بلاشبہ دورِ گذشتہ سے وفا اور عہد فردا کے لئے مہمیز کا باعث ہیں۔

آج میں بھی ایک ایسے وجود کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، جس کا بیان شائد تاریخ کے کسی صفحے پر نہ ہو۔ لیکن تقریباً تین چوتھائی صدی پر پھیلے ہوئے اس کردار کی عظمتیں اور یادیں ہزاروں دلوں میں بسی ہوئی ہیں۔ یقیناً اس گمنام خاموش مجاہدہ کی قربانی کی روح کا تذکرہ آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ اور زادِ سفر ہوگا۔ اس خاتون نے کم و بیش پچاس سال تک دین کے ایک ایسے خادم کے گھر کا محاذ سنبھالے رکھا جسے تمام عمر حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدموں کی برکت سے پورے ہندوستان میں دین کی خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دین کے اس عظیم خادم اور سپاہی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم خدمات کے پیچھے آپ کی رفیقۂ حیات، احمدیت کی اس عظیم مجاہدہ عزیز بخت کا کتنا ہاتھ ہے۔ شائد تاریخ کا کوئی پیمانہ اس سے انصاف نہ کر سکے۔ حضرت مولوی صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ خدمت دین کے سلسلے میں گھر سے باہر اور سفروں پر گذرا۔ کبھی یوں بھی ہوا کہ ابھی ایک میدان سے گھر پہنچے ہی ہیں کہ امام جماعت کا حکم دوسرے محاذ پر جانے کا ہوا۔ اور گھر میں بے سروسامانی کا یہ عالم ہوتا کہ کبھی کبھی دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہوتا تھا۔ ایسے میں خدا کے اس فقیر کی انگلی آسمان کی طرف اٹھ جاتی، گویا جس کی خاطر جا رہا ہوں وہی تمہارا نگہبان اور کفیل ہو۔ اس زمانے میں ذرائع نقل و حمل اور مواصلات کا ایسا کمزور انتظام تھا کہ بعض اوقات کئی کئی ہفتوں بلکہ مہینوں اطلاع بھی نہ آتی کہ اللہ کا سپاہی کس منزل پر ہے۔

ان انتہائی نامساعد حالات میں اس وفا کی پتلی نے کس طرح صبر و استقامت، توکل، قناعت اور حوصلہ مندی سے اپنے عظیم خادم دین خاوند کا ساتھ دیا۔ کس طرح بچوں کی پرورش کی۔ ان کی پیدائش کے سخت مراحل بھی دیکھے اور چھ بچوں کی موت کے صدمات بھی برداشت کئے جن میں سے تین جوان بیٹے ان کے بڑھاپے میں فوت ہوئے۔ کیسے عیالداریاں نبھائیں۔ کس طرح پورے پورے گاؤں کی مہمانداریاں کیں۔ کیسے چندوں، صدقات اور دیگر دینی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیا۔ کس طرح دعاؤں، عبادتوں اور مجاہدات میں اپنے آپ کو مگن رکھا ــــ یہ سب ایک طویل داستان ہے یہاں صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ اس مجاہدہ کے کردار کے کسی پہلو نے کبھی خدا کے سپاہی کے پائے ثبات و استقامت میں لغزش نہ آنے دی۔ وہ گھر کے محاذ سے بے نیاز ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔

اس جگہ حضرت مولوی صاحب کی اہلیہ کے کردار کا صرف ایک پہلو پیش خدمت ہے۔ امامت سے وابستگی، امام کے حکم پر والہانہ لبیک کہنے اور اپنی سب سے عزیز متاع قربان کرنے کی انہوں نے ایک درخشاں مثال قائم کی۔ فتنۂ احرار کے زمانے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے گریجویٹ نوجوانوں کے وقف کی تحریک پیش فرمائی۔ ان کے منجھلے بیٹے مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی درویش کو اس تحریک پر لبیک کہنے کا موقع ملا۔ زندگی میں اس سے زیادہ مسرت اور طمانیت کی بات اس عظیم خاتون کے لئے اور کوئی نہ تھی ہمیشہ بڑے شکر اور فخر سے کہا کرتیں "میرا سب سے پیارا اور سب سے لائق بیٹا خدا کی راہ میں وقف ہے"۔ پھر اسی بیٹے کو خدا نے درویشی کی سعادت بھی عطا فرمائی۔ مقاماتِ مقدسہ اور مرکز کی حفاظت کے لئے اپنے سب سے عزیز جگر گوشے کی جدائی گوارا کر لی۔ اور تقریباً پندرہ سال اس کی شکل دیکھنے کو ترس گئیں۔ مگر کبھی اُف نہ کہا۔ ہمیشہ یہی کہتیں "سب تعریف اللہ کے لئے ہے" میرا سب سے پیارا، سب سے لائق بیٹا خدا کے دین کی خدمت کر رہا ہے۔

۱۹۶۳ء کے نومبر، دسمبر میں یکے بعد دیگرے یہ مجاہد درویش بیٹا اور دین کا عظیم سپاہی ــــ زندگی کا ساتھی ــــ ساتھ چھوڑ گئے۔ بیٹے کا آخری دیدار بھی نصیب نہ ہوا۔ اس مجاہدہ کی سب سے بڑی متاع لٹ گئی مگر استقامت کی اس دیوی نے خدا کی اس تقدیر پر بھی صبر و رضا کا عظیم نمونہ دکھایا مزید اٹھارہ سال گذار دیئے ــــ ایک انجانے کرب کے ساتھ ــــ مگر دکھ کا احساس تھا بھی تو کیا کہ اب میرے پاس کچھ نہیں۔ خدا کے حضور پیش کرنے کو۔ جو سب سے قیمتی دولت تھی وہ اس نے قبول کر لی۔ ان کا شکر و انبساط سے لبریز سر جھک سا گیا کہ اب ان کے پاس کچھ بھی نہیں جسے وہ سب سے قیمتی سمجھیں اور پھر خدا کے حضور پیش کر دیں۔

ــــ مگر اس سے بڑھ کر طمانیت کا باعث احمدیت کی اس عظیم بیٹی کے لئے کیا ہو سکتا ہے کہ جن وجودوں کو سب سے پیارا اور قیمتی سمجھ کر خدا کی راہ میں وقف کیا انہوں نے آخری سانس تک اس عہد کو نبھایا اور اس مجاہدہ کی روح یہ خوف اور دھڑکا لئے اس دنیا سے رخصت نہ ہوئی کہ اس کے جانے کے بعد خدا کے حضور پیش کئے ہوئے اس کے پیارے اپنے وقف پر قائم رہتے بھی ہیں یا نہیں۔

عبدالرحمن عزیز ـــــ

مکرم حکیم یوسف علی صاحب رجانہ

خاکسار کے ــــ ممتاز الاطباء حکیم یوسف علی صاحب صدر جماعت احمدیہ رجانہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ یکم جون ۱۹۹۳ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ "ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔ تدفین اسی دن رات کو ساڑھے نو بجے احمدیہ قبرستان بیریاں والا میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مولانا نعیم احمد صاحب مربی سلسلہ پیر محل نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں بیریاں والا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ پیر محل اور ۲۶۴ گ ب کے احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ قبر احباب جماعت احمدیہ بیریاں والا نے تیار کی۔ اور روشنی کا انتظام بھی کیا۔

محترم حکیم یوسف علی صاحب اوائل ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں امام دین صاحب اچھے عالم تھے۔ انہوں نے آپ کو دینی تعلیم بہت توجہ سے دلائی جس کی وجہ سے محترم حکیم صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مولوی صاحب مشہور ہوئے۔ مذہب سے لگاؤ تھا۔ مذہبی تعلیم بھی اچھی تھی۔ ۱۹۲۸ء کے لگ بھگ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

ابتداء میں بہت مخالفت ہوئی۔ لیکن آپ نے دامن صبر نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے رہے اور ایمان میں پختگی آتی گئی۔ آپ ابتداء میں چک نمبر ۲۵۷ میں ہی مقیم رہے۔ پھر کچھ عرصہ کمالیہ میں رہے۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں اپنے آبائی گاؤں میں آ گئے امن ہو جانے کے بعد ربوہ میں مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ اور باقی تمام عمر یہیں گذاری۔ ارد گرد کے احمدیوں کو اکٹھا کر کے جماعت قائم کی۔ اور تا وفات صدر رہے۔ اس عرصہ میں مختلف دیہات میں جا کر نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ مختلف اوقات میں خاکسار کو چک نمبر گ ب ۲۸۵، گ ب ۲۶۵، گ ب ۲۸۷ میں ان کے ہمراہ جا کر نماز جمعہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔

اپنے علاقے میں اچھے عالم باعمل تھے۔ آخر وقت تک حکمت کا کام جاری رکھا۔ غریب لوگوں کو دوائی مفت دے دیتے تھے۔ اور عام لوگوں کو بھی نہایت سستے داموں دوائی دیتے تھے۔

آپ اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے۔ چار بیٹیاں، ۱۴ پوتے، ۶ پوتیاں۔ ۷ نواسے اور ۱۳ نواسیوں کے علاوہ پڑ نواسے اور پڑ نواسیاں بھی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب محترم حکیم صاحب کے بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صـ۴

اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں میں اس کا بھرپور ساتھ دے گی۔ اقوام متحدہ نے پاکستانی حکومت سے تعزیت کی اور تمام ان خاندانوں سے جن کے افراد اس حملے میں ہلاک ہوئے تھے۔ سیکورٹی کونسل اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر جمشید مارکر نے سیکورٹی کونسل پر زور دیا کہ وہ ایڈید کو فوری طور پر گرفتار کرنے کے انتظامات کرے۔ ریزولیوشن میں ان کا نام نہیں آتا۔ اگرچہ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ یہ ریزولیوشن درحقیقت اسی کا ذکر کرتا ہے۔

امریکہ کے چیف نمائندے نے اقوام متحدہ کو بتایا کہ صدر بل کلنٹن نے وزیر اعظم پاکستان کو ایک تعزیتی مکتوب بھیجا ہے جس میں پاکستان کی اس بات پر بھی تعریف کی ہے کہ پاکستان وہ پہلا ملک تھا جس نے صومالیہ میں قیام امن کے سلسلے میں اپنی فوجیں بھیجنے کا وعدہ کیا جمشید مارکر سفیر پاکستان نے اسوقت انہیں کہا کہ اس وقت غیر رواداری اور تعصب کے جو بادل چھائے ہوئے ہیں ان کو صرف لگن سے کام کرنے والوں کی شہادت کا جذبہ ہی دور کر سکتا ہے۔

بقیہ: صـ۳

ہے۔ سچائی سے کام نہیں لیتی۔ کیونکہ وہ ڈرتی ہے کہ اگر میں نے سچ بولا تو میرا خاوند ناراض ہو گا۔ وہ ایک طرف تو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں محکوم نہیں مجھے مرد کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ اور دوسری طرف وہ مرد سے ڈرتی ہے اگر اس کا مرد سے ڈرنا ٹھیک ہے تو پھر وہ محکوم ہے اسے دنیا کے کسی فلسفہ اور کسی قانون نے آزاد نہیں کیا اور اگر وہ مرد کے برابر حقوق رکھتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ جھوٹ بولے اور اس طرح صداقت پر قائم نہ رہے جس طرح آزاد مرد صداقت پر قائم رہتے ہیں۔ یہ ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے لیکن تمہاری اصلاح کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا ہے۔ تمہیں اپنے دل میں یہ فیصلہ کرنا چاہئیے کہ تم آزاد ہو یا نہیں۔ اگر تم آزاد نہیں ہو تو کہو کہ خدا نے ہم کو غلام بنا دیا ہے اور چھوڑو اس بات کو کہ تمہیں مردوں کے برابر حقوق حاصل ہونے چاہئیں اور اگر تم آزاد ہو تو خاوند کے ڈر کے مارے جھوٹ بولنا اور راستی کو چھپانا یہ لغویات ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ملک کی عورت میں کام کرنے کی عادت بہت کم ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید مبشر احمد صاحب خوشنویس کے بائیں گردے کا آپریشن ہو گیا ہے۔ بعض پیچیدگیاں ہیں۔ کمزوری بے حد ہے۔ ابھی دائیں گردے کا آپریشن ہو گا۔

○ مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف سیالکوٹ پیرو چک کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور علاج کے باوجود ٹانگ کے متاثرہ حصہ میں پیپ کی شدید تکلیف ہو گئی ہے۔ موصوف پہلے سے ہرنیا کی تکلیف میں بھی مبتلا ہیں۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب پیرو چک سیالکوٹ کی ایک حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی علاج اور آپریشن کے باوجود متاثرہ حصہ میں پیپ کی شدید تکلیف ہے۔

○ مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم غلام قادر چیمہ صاحب مفرق ہسپتال ابوظہبی میں شدید بیمار ہیں۔ پہلے آٹھ دن بے ہوش رہنے کے بعد چار دن کے لئے ہوش آیا۔ اب دوبارہ بے ہوشی طاری ہو گئی ہے۔

○ مکرم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت چک نمبر ۳۸ جنوبی سرگودھا اطلاع دیتے ہیں کہ عزیزم محمد عابد ابن چوہدری محمد اسجد صاحب حال جرمنی عمر ۳½ سال جو وقف نو میں شامل ہے کی ٹانگ کار کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے اور سر میں بھی چوٹ آئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے اور بے ہوشی طاری ہے۔

○ مکرم محمد مالک خضر کارکن دارالضیافت کا بیٹا نبیر احمد اظہر جو وقف نو میں شامل ہے کئی دنوں سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اسی طرح انکی بیٹی قرۃ العین بھی کئی دنوں سے بیمار ہے اور وہ بھی فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم فیروز الدین صاحب امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ کے داماد مکرم عبدالحفیظ صاحب کو ورکشاپ مکڑوال میانوالی میں گیس پھٹنے سے گھٹنے کے نیچے سخت چوٹ آئی ہے خون کافی نکلنے پر کمزوری ہے اور زیر علاج ہے

○ محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد یوسف صاحب ڈرائیور فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ہمشیرہ مکرمہ کلثوم صاحبہ چار دن کی مسلسل بے ہوشی کے بعد مورخہ ۸ جون ۱۹۹۳ء کو رات ساڑھے نو بجے وفات پا گئیں۔ انکی عمر ۵۲ سال تھی۔ موصوفہ کا جنازہ ۹ جون کو بعد فجر بیت النصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا گیا۔ اور تدفین چک نمبر ۱۴۲/۹-L ضلع ساہیوال کے مقامی قبرستان میں عمل میں آئی۔

احباب انکی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں

○ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے ایک سرکردہ ممبر مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری ۲۳ مئی ۹۳ء کو حرکت قلب بند ہونے سے مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ آپ کا جنازہ ڈھاکہ میں ہوا اور تدفین آپ کے آبائی وطن ناٹور (راجشاہی) میں ہوئی۔

انتقال کے وقت آپ مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کے صدر اور قضاء بورڈ کے چیئرمین تھے۔ اس سے پہلے وہ بنگلہ دیش جماعت کے نائب امیر رہ چکے تھے۔ آپکی عمر ۷۱ سال تھی۔ آپ نے میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا تھا اور ڈاکٹری کی تعلیم کلکتہ میں حاصل کی تھی۔ نارائن گنج میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر ہر طبقے کے لوگوں نے رنج و غم کا اظہار کیا۔

آپ احمدیت کے فدائی تھے اور اپنے حسن اخلاق سے بہتوں کو احمدیت میں داخل کرنے کی سعادت انہوں نے حاصل کی تھی۔ آپ کا ایک بیٹا مکرم عبدالاوّل خان صاحب چوہدری (مربی) واقف زندگی ہے اور اس وقت ڈھاکہ مشن میں صدر مربی ہے۔

آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

خالی آسامیاں

○ اے ڈی سی پی پراجیکٹ پنجاب کے تحت ڈائریکٹر، ماہر شماریات، چیف پروگرامر کمپیوٹر سائنس کی آسامیاں خالی ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۰ جون ہے۔

○ ادارہ قومی بچت وزارت خزانہ حکومت پاکستان میں سٹینو گرافر، سٹینو ٹائپسٹ، اسسٹنٹ نیشنل سیونگز آفیسر اور

باقی صـ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۶۔ جون۔ گذشتہ روز کی بارش کے بعد موسم خوشگوار ہے تاہم آج دھوپ نکل آئی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کو فریق بنائے جانے کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ نے اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا ہے اس مقدمہ کی کسی دوسری ہائیکورٹ میں منتقلی اور لاہور ہائیکورٹ کے عبوری حکم کو معطل کرنے کے بارے میں درخواستیں سپریم کورٹ میں پیش کر دی گئی ہیں۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ بجٹ سے مہنگائی کی نئی لہر جنم لے گی۔ قیمتوں میں ۲۰ فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے پٹرول اور ڈیزل مہنگا ہونے سے بسوں ویگنوں، رکشاؤں اور ٹیکسیوں کے کرائے بڑھ جائیں گے۔ موٹر سائیکلیں اور چھوٹی کاریں رکھنے والا طبقہ زیادہ متاثر ہوگا سیلز ٹیکس میں اضافے سے تقریباً ایک سو اشیاء مہنگی ہونگی۔

○ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں تین فیصد سے زائد اضافہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کھانے پینے کی اشیاء پر سیلز ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ آئندہ مالی سال میں بجلی کی پیداوار میں ۱۸۵۰ میگاواٹ کا ریکارڈ اضافہ ہو گا۔ صوبہ سرحد کو بجلی کی رائلٹی کے طور پر چار ارب ۸۰ کروڑ روپے دیئے گئے ہیں باقی ۸۰ سے ۱۰۰ کروڑ روپیہ اسی سال جولائی میں ادا کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ بجٹ میں زیادہ زور سرمایہ کاری پر دیا گیا ہے۔ سرمایہ کاری کو ٹیکسوں سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ سیاسی بے یقینی کی فضا میں کوئی سرمایہ کاری نہیں کرے گا۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے کاسۂ گدائی توڑ دیا ہے انقلابی اقدامات کریں گے ترقی کا پھل تمام علاقوں اور طبقوں کو پہنچائیں گے۔ سب کی عزتوں کی حفاظت ہوگی۔ ہر ایک کو سماجی اور معاشرتی انصاف ملے گا۔ وہ اسلام آباد میں حسینیہ کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

○ وزیر اعظم نے بجٹ تقریر کو سکون سے سننے کو ایک خوشگوار روایت قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نہ کوئی منی بجٹ آئے گا اور نہ ریٹرم ٹیکس لگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش یہ رہی ہے کہ عام آدمی پر کم از کم بوجھ ڈالیں۔ بلکہ ہو سکے تو بالکل نہ ڈالیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے پر غور کیا جائے گا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی نے بلوچستان اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا ہے۔ ۴۳ کے ایوان میں ۲۹ اراکین نے ان پر اعتماد کا اظہار کیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے صدر مملکت کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت غیر آئینی طور پر پنجاب میں تعینات وفاقی ملازمین کو صوبائی حکومت کے قانونی احکامات پر عملدرآمد کرنے سے روک رہی ہے۔ ہمارے خلاف بدترین ہارس ٹریڈنگ کی جا رہی ہے۔ اراکین کو اسلام آباد میں قید کر دیا گیا ہے وزیر اعلیٰ نے صدر سے صورتحال کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب اسمبلی کے مستقبل کے بارے میں کوئی فیصلہ بہت جلد متوقع ہے۔ عمومی طور پر بجٹ مکمل ہو چکی ہے۔

○ خیال کیا جا رہا ہے سیکرٹری پنجاب اسمبلی اسلام آباد میں اپنا بیان درج کرانے کے بعد امریکہ چلے گئے ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ میں آج ان کی تلاش جاری رہی۔

○ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ گرمی لوٹ کر آئے گی۔ اگرچہ اس کی شدت اب کم ہوگی۔ مون سون جون کے آخر میں شروع ہوگا۔ ۱۰ سے ۲۵ فیصد زائد بارشوں کا امکان ہے۔

○ سلامتی کونسل میں پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستانی فوجیوں نے موگادیشو میں مظاہرین پر اپنے دفاع میں فائرنگ کی تھی۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بوسنیا میں ساڑھے سات ہزار مزید فوجی بھیجنے کی سفارش کی ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ جولان کا وہ سارا علاقہ واپس نہیں کریں گے جو اسرائیل نے ۱۹۶۷ء کی جنگ میں شام سے چھینا تھا۔

○ کابل میں تودہ گرنے سے ۱۰۰ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ وزیر اعظم سیاسی لیڈروں سے براہ راست مذاکرات کر رہے ہیں۔ ابتدائی طور پر مولانا فضل الرحمٰن اور ائر مارشل اصغر خان سے مذاکرات کئے جائیں گے۔ مسٹر اصغر خان نے کہا کہ وہ پی ڈی اے کے رکن کے طور پر نہیں بلکہ تحریک استقلال کی طرف سے مذاکرات کریں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ زراعت میں سب سڈی میں کمی سے پنجاب کا زرعی شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوگا اور مہنگائی کی خوفناک لہر آئے گی۔

بقیہ: صـ

لوئر ڈویژن کلرک، ڈرائیور اور گن مین کی آسامیاں خالی ہیں۔ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۴ جون ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے مورخہ ۱۳ جون ۹۳ء کا روزنامہ جنگ لاہور ایڈیشن ملاحظہ فرمائیں۔

(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر PLUS HEART TONIC SMELL کے مثبت اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ- بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

خدام کیلئے سنہری موقع

ہمیں اپنی فیکٹری میں درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے
۱۔ آفس کلرک۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر ۲۵ تا ۳۵ سال۔ ۲۔ گھریلو کام کیلئے ملازم عمر ۳۵ تا ۵۰ سال۔ ۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے والے لڑکے دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا رہائش فری ہوگی۔

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

ڈش انٹینا

کے لئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے

WAZ SATELLITE SYSTEMS

بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا قیمت -/15000
دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴
رہائش ۳۰۲۴

رابطہ: میاں حفیظ احمد۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ
راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد میاں سعید احمد۔ وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

پتہ